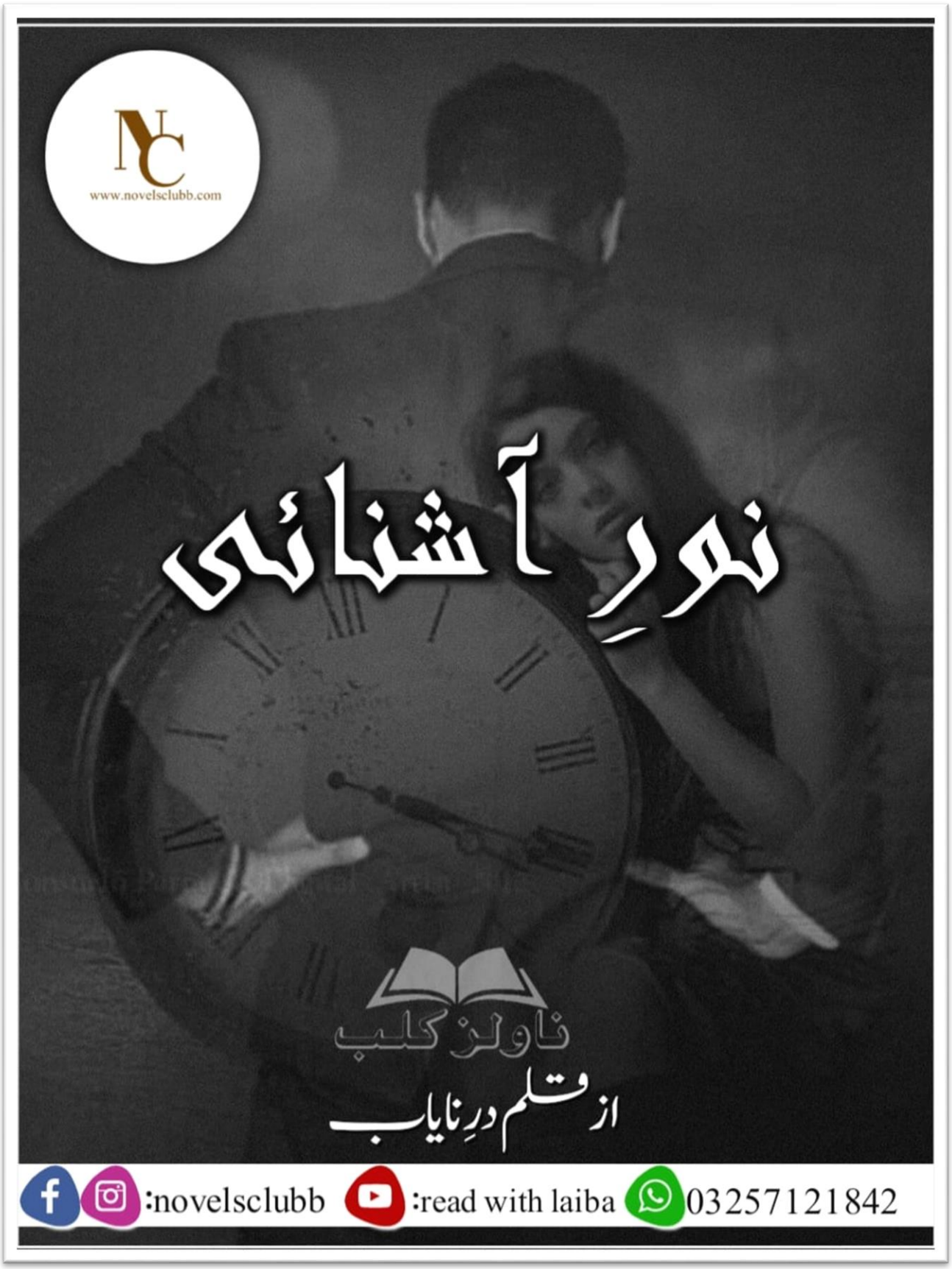
www.novelsclubb.com
نورِ آشنائی
ناولز کلب
از قلم درِ نایاب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نورِ آشنائی

از قلم

در نایاب

www.novelsclubb.com

Episode no 7:

"اے دنیا ابھی نہ ستا مجھے

مجھے ڈھونڈنے دے ذرا مجھے

یاربّ ﷻ میں بُھولا ہوں راستے

میری منزلوں کا بتا مجھے

اندھا ہوں اندر کی آنکھ سے

کوئی روشنی تو دکھا مجھے

مجھے کہکشاؤں کی ہے طلب

تاروں پہ چلنا سکھا مجھے"

(احمد بن راشد)

☆☆☆☆☆☆☆

روشن صبح کافی اُجلی اور صاف تھی۔ نیلا آسمان سفید بادلوں کے نیچے اور بھی حسین لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں وہ اپنے کمرے میں سادہ سے حلیے میں شلوار قمیض کے اوپر سفید رنگ کا ڈھیلا ڈھالا سا سوئیٹر پہنے نیچے فرش پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔اس کے ریشمی بھورے بال کمر پر ڈھلکے ہوئے تھے جو ڈھیلی سے پونی میں مقید کسی بھی وقت کھلنے کو بے تاب تھے۔میک اپ سے عاری صاف دُھلے دُھلائے چہرے پر بلا کی سی سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔اس کی بھوری آنکھیں سامنے سفید دیوار کو تکتی گویا پتھر کی ہو گئی تھیں۔جنوری کا آخری ہفتہ چل رہا تھا اور آج اس کے ماما بابا کو دنیا سے گئے قریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔وہ پلین کریش والے حادثے کے تقریباً تین دن بعد مکمل ہوش میں آئی تھی ورنہ اس سے پہلے سونے جاگنے والی کیفیت میں ہی رہی تھی،اسے تین دن تک کسی چیز کا ہوش نہیں رہا تھا اور نہ ہی اس نے کچھ محسوس کیا تھا۔ اور اب جب سے وہ ہوش میں آئی تھی اسی کیفیت میں تھی۔دن بھر نیچے فرش پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی یونہی سامنے دیوار کو گم صُم سی گھورتی رہتی۔ہوش میں آنے کے بعد اس نے اپنے منہ سے ایک لفظ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ایک دم جیسے چپ سی لگ گئی تھی اسے،یہاں تک کہ ایک آنسو بھی اس کی آنکھوں سے نہیں بہا تھا۔روبی اس کی یہ حالت دیکھ دیکھ کر کڑھتی رہتی تھی۔ڈاکٹر نے کہا تھا کہ وہ صدمے میں ہے اسی لیے اس طرح کا ردعمل دکھا رہی ہے۔ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گی لیکن روبی کی ہمت ایک ہفتے میں ہی جواب دے گئی تھی۔اس کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دل پھٹتا تھا اپنی دوست کی یہ حالت دیکھ کر اور پھر وہ ابھی تک روئی بھی تو نہیں تھی۔ اتنا بڑا غم وہ کیسے اپنے اندر رکھ گئی؟ تائی اریحہ کا بہت خیال رکھ رہی تھیں۔ اس کا کھانا پینا، دوائیاں، آرام یہاں تک کہ کپڑوں کی ذمہ داری بھی اپنے سر پر لے لی تھی۔ روبی کو اریحہ کا کوئی بھی کام کرنے سے منع کر دیا تھا کہ وہ اپنی بھتیجی کا خیال خود رکھنا چاہتی ہیں، روبی نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا گویا وہ بھی دیکھنا چاہتی تھی کہ ان کو اپنی بھتیجی کا کتنا خیال ہے۔ مگر۔۔!

اسے کیا خبر تھی کہ تائی اسے دکھانے کے لیے ہی تو سب کر رہی ہیں۔ روبی کے سامنے وہ اریحہ کو کھانا کھلاتیں اور وہ روبوٹک انداز میں کھا بھی لیتی پھر تائی چپ چاپ کمرے سے چلی جاتیں لیکن روبی کو نجانے کیوں وہ پھر بھی کھٹکتی تھیں کیونکہ ان کی نظر میں خیال کرنا بس اسے ہی کہتے ہیں۔ کیا انہیں معلوم نہ تھا کہ ان کی بھتیجی کی ذہنی کیفیت کیا ہے اس وقت؟ کیا انہیں احساس نہ تھا کہ ان کی بھتیجی کو ان کے ممتا والے وجود کی ضرورت ہے؟ وہ اریحہ کا ظاہری خیال تو رکھ رہی تھیں لیکن اندر سے وہ جس توڑ پھوڑ کا شکار تھی اسے مرمت آخر کس نے کرنا تھا؟ ایک بار بھی روبی نے ان کو اریحہ کی دلجوئی کرتے یا اسے حوصلہ دیتے نہیں دیکھا تھا حالانکہ اس کٹھن وقت میں اپنوں کی کتنی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ تائی ابھی تک اس کے دل میں کوئی جگہ نہیں بنا پائی تھیں لیکن تائی بھی ہار ماننے والوں میں کہاں تھیں؟ ان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کا یہ ناٹک تب تک چلنا تھا جب تک روبی اس گھر سے چلی نہ جاتی۔

☆☆☆☆☆☆☆

دوپہر کے بارہ بجنے کو تھے۔ جاتی سردیوں کا سورج سر پر چڑھ آیا تھا جس کی چمکیلی شعائیں ابراہیم ٹیکسٹائل انڈسٹریز کی عمارت کے شیشوں پر پڑتی ایک الگ ہی منظر پیش کر رہی تھیں۔ چلتی سڑک پر گاڑیوں اور ٹریفک کا شور ہمیشہ کی طرح پُرزور اور پُررونق تھا، لیکن اس کے اندر آج مکمل خاموشی تھی۔ وہ میٹنگ روم میں کھڑکی کے قریب کھڑا بہت نیچے سڑک پر گاڑیوں کے بہتے سیلاب پر گہری نظریں جمائے جیسے کسی اور ہی دنیا میں گم تھا۔ اس کی سیاہ آنکھیں سنجیدہ اور بے تاثر تھیں۔ قریباً آدھا گھنٹہ قبل وہ ایک ضروری میٹنگ سے فارغ ہوا تھا اور سب کلائنٹس کے میٹنگ روم سے نکل جانے کے بعد وہ لائٹ چلانے کی زحمت کیے بنا کھڑکی کے بلائنڈز کھولتا ہوا تب سے اب تک یہی کھڑا انتہائی گہری سوچوں میں گم تھا۔ وہ باہر سے جتنا خاموش نظر آرہا تھا اس کا اندر بھی آج اتنا ہی ساکت تھا... مگر اس خاموشی میں بھی ایک شور برپا تھا۔ شاید زندگی میں پہلی بار وہ اتنا بے چین ہوا تھا لیکن عجیب بات یہ تھی کہ وہ اس بے چینی کا کوئی ردِ عمل بھی ظاہر نہیں کر رہا تھا، ایک چپ سی لگ گئی تھی اسے جیسے۔ ایسی چپ کہ ابھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تک وہ اپنے رب سے بھی (اس معاملے میں) محوِ گفتگو نہیں ہوا تھا۔ اور یہ چُپ اسے کل رات ابراہیم اصغر کے کمرے سے باہر آنے کے بعد ہی لگی تھی۔ دفعتاً اسے اپنی مسلسل پتھر ہوئی آنکھوں میں جلن سی محسوس ہوئی، تو اس نے چونکتے ہوئے آنکھیں جھپکیں۔ اگلے ہی پل اسے احساس ہوا کہ اس کی آنکھوں میں نمی اُبھر رہی ہے۔ وہ گہرا سانس لیتے ہوئے پلٹ کر ٹیبل تک آیا اور جھک کر اپنی کشادہ ہتھیلیاں لمبی میز پر ٹکا دیں جس کے ارد گرد پڑی خالی کرسیاں خاموشی سے اسے تک رہی تھیں۔ میز پر پڑتی کھڑکی کی سفید روشنی پر نظریں جمائے وہ کل رات کا منظر یاد کرنے لگا۔

"بولیے بابا۔۔" آپ کیا کہنا چاہتے ہیں میں سُن رہا ہوں۔" اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آہستگی سے ان کے ہاتھ پر رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا وہ۔۔" وہ پریشان نظر آرہے تھے۔

"جی بولیے بابا۔۔ آپ کو اپنے بیٹے سے کوئی بھی بات کہنے کے لیے اتنا سوچنے یا ہچکچانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جانتے ہیں میں نے آج تک آپ کی کوئی بات نہیں ٹالی اور یہ بھی نہیں ٹالوں گا، آپ بس حکم کریں۔" اس نے نرمی سے ان کا ہاتھ دبایا اور آنکھیں جھپک کر جیسے انہیں تسلی دی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اب کی بار ابراہیم اصغر نے سامنے دیوار کی جانب دیکھتے ہوئے بغیر رکے، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بولنے کا فیصلہ کیا تھا وہ بغیر اس کی جانب دیکھے بولنا شروع ہوئے۔

"دیکھو بیٹا میں جو کہنے جا رہا ہوں وہ بات تمہارے مزاج کے بالکل خلاف ہے لیکن میری خواہش ہے کہ تم میری اس بات کا مان رکھو۔ لیکن پھر بھی آخری فیصلہ.. تمہارا ہی ہو گا!"

انہوں نے تمہید باندھی تو حماد نے اُلجھن بھری نگاہوں سے زمین کو گھورا جیسے اسے بابا کی بات بالکل سمجھ نہ آئی ہو۔

"بیٹا میں چاہتا ہوں کہ تم رضوان بیگ کی بیٹی اریحہ رضوان سے شادی کر لو۔" حماد نے ایک جھٹکے سے سر اُٹھا کر انہیں دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں تحیر پھیلا تھا۔ لیکن ابراہیم اصغر ابھی بھی کہہ رہے تھے۔

"میں جانتا ہوں کہ تمہاری سوچ اور تمہاری پسند اپنی لائف پارٹنر کے حوالے سے کیسی ہے! ہاں میں تمہارا باپ ہوں، اور سب جانتا ہوں کہ میرے بیٹے نے ہمیشہ ایک پرہیز گار اور باپردہ عورت کی ہی خواہش کی ہے اور یقیناً یہ کوئی بری بات نہیں ہے۔۔" وہ سانس لینے کو رکے تو حماد جو حیرت سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا دوبارہ سر جھکا گیا اور سوچنے لگا کہ بابا کو آج اچانک ہو کیا گیا ہے اور یہ رضوان انکل کی بیٹی۔۔؟ یہ کہاں سے آ گئی اچانک؟ وہ تو اس بارے میں کچھ نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جانتا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ ابراہیم اصغر کی زبان سے نکلنے والے اگلے الفاظ اسے کس امتحان میں ڈالنے والے ہیں۔

"لیکن بیٹا۔۔میں تمہیں کسی بھی قسم کے دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا۔رضوان بیگ کی بیٹی بالکل بھی ویسی نہیں ہے جیسی بیوی تم چاہتے ہو۔"اب کی بار انہوں نے ذرا سا نظروں کا رخ اس کی جانب کیا تھا،وہ اسی طرح بت بنا انہیں دیکھ رہا تھا جیسے ان کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"ہاں!(انہوں نے سر کو اثبات میں جنبش دی جیسے یقین دلایا ہو اور دوبارہ نظروں کا زاویہ سامنے کی جانب موڑ لیا)وہ ایک باپردہ لڑکی بالکل نہیں ہے،وہ اس دنیا میں ہر تیسری لڑکی کی طرح فیشن میں ڈوبی ہوئی ایک لاپرواہ اور نادان سی لڑکی ہے،جس کی نظر میں اپنے چہرے یا اپنی خوبصورتی کو چھپانا یا دوسرے لفظوں میں پردہ کرنا اولڈ فیشن ہے۔۔"!

"ٹھاہ۔۔!"ابراہیم اصغر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ پر اسے لگا پورے کمرے کی چھت اس کے سر پر آن گری ہے۔وہ شاکڈ سا انہیں دیکھ رہا تھا۔

"لیکن ان سب چیزوں کے باوجود میں چاہتا ہوں تم اس سے شادی کر لو کیونکہ بیٹا۔۔"اب کی بار انہوں نے اس کی جانب دیکھا تو ان کی آنکھوں میں نمی واضح چمک رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حماد نے بے اختیار تھوک نگلا تھا اور نظریں جھکا لیں۔ کیا وہ اپنے باپ کو انکار کر سکتا تھا؟ اس نے دکھ سے آنکھیں میچ لیں اور کمالِ ضبط سے ان کی آگے کی بات سننے لگا۔

"رضوان یہی چاہتا تھا...ہاں میں جانتا ہوں اس کی یہی خواہش تھی۔ اس نے مجھے کبھی اس بارے میں بتایا نہیں تھا لیکن میں اپنے عزیز جان دوست، اپنے بھائی کی دل کی خواہش سے واقف تھا بیٹا...وہ تمہیں اپنی بیٹی کے لیے پسند کرتا تھا، وہ مجھے اکثر اپنی بیٹی کے حوالے سے یہ بتاتا بھی تھا کہ وہ چاہتا ہے کہ اس کی بیٹی پردہ کرنے لگ جائے اور اسے تمہارے جیسا شوہر ملے لیکن بیٹا! کیا میں اتنا ناسمجھ تھا کہ میں اس کی خواہش کو سمجھ نہ پاتا؟ میں نے خود اس سے اس معاملے میں کوئی بات اس لیے نہ کی کیونکہ میں چاہتا تھا کہ وہ خود کہے لیکن اب...(انہوں نے گہری سانس لی) اب تو وہ نہیں ہے اور میں اپنے دوست کی آخری خواہش کو پورا کرنا چاہتا ہوں۔" انہوں نے آخری بات کہہ کر جیسے بڑی امید سے حماد کو دیکھا تھا۔ دو آنسو چپکے سے اس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر میز کی سطح پر اس کے ہاتھوں کے قریب گرے تھے تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا اور سیدھا ہوا۔ اس کے لیے یہ فیصلہ کرنا واقعی مشکل تھا کہ وہ کرے تو کیا کرے؟! ایسا نہیں تھا کہ وہ ایک انتہا پسند مسلمان تھا لیکن ایسی لڑکی سے شادی کرنے کے بارے میں اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔ جیسے عام لڑکوں کی اپنی ہونے والی بیوی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے لیے زیادہ تر شرط یہ ہوتی ہے کہ وہ خوبصورت ہو،اسی طرح اس کی بھی یہ شرط یا پھر خواہش تھی کہ اس کی بیوی باحیا اور باپردہ ہو۔اور وہ 'عام' میں سے ہرگز بھی نہ تھا۔

کچھ پل اور سوچتے رہنے کے بعد وہ سربراہی کرسی پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا اور دونوں کہنیاں میز پر ٹکائے دونوں ہاتھوں کو باہم پھنسائے اپنا سر ان پر ٹکا گیا۔آنکھیں ہنوز نم تھیں۔

"یارب۔۔۔!" آنکھیں بند کیے شدید بے بسی کے عالم میں اس کے لب بے اختیار ہلے تھے اور اگلے ہی پل "حماد ابراہیم" جو پل بھر پہلے بالکل ایک ہارا ہوا انسان لگ رہا تھا نے چونک کر سر اُٹھایا۔اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔آخر وہ اس ذات کو کیسے بھول گیا؟ آخر اسے یہ خیال کیوں نہ آیا کہ اس کا رب تو اس کے لیے ہر وقت موجود ہے؟ آخر اس نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ سب ختم ہو گیا؟ آخر اسے یہ کیوں یاد نہ رہا کہ اس کی زندگی کی کہانی لکھنے والا وہ ہے جس نے ہمیشہ اس کی مدد کی ہے؟ آخر اس کا توکل کیسے ڈگمگا گیا؟ کیا اس پاک ذات کی مرضی کے بغیر کچھ ہو سکتا ہے؟ "نہیں ہرگز نہیں..!!" دل و دماغ نے چیخ چیخ کر گواہی دی تھی۔اللہ کی مرضی کے بغیر تو ایک پتّا بھی نہیں ہلتا تو اس کی زندگی میں یہ اچانک آنے والا طوفان بے مقصد تو نہیں تھا...! حماد کے لب بے اختیار کُھلے تھے،حیرت سے،شاک سے... آخر وہ یہ سب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہلے کیوں نہ سوچ سکا؟اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا،وہ چاہے کوئی بھی فیصلہ لے لیتا مگر سب ہونا ویسے ہی تھا جیسے اس(اللہ)نے لکھ دیا تھا،تو پھر کیوں وہ اتنا پریشان تھا؟اگر وہ لڑکی اس کی قسمت میں نہیں لکھی تو اس کے ہاں کہنے کے باوجود بھی اس کے ساتھ نہیں باندھی جائے گی اور اگر...اس کی قسمت میں اسی لڑکی کا ساتھ لکھا ہے تو وہ چاہے لاکھ انکار کر دے وہ لڑکی اس کی زندگی میں شامل ہو کر ہی رہے گی۔وہ ساری زندگی دعائیں کرتا آیا تھا ایک ایسے ساتھی کے ساتھ کے لیے جس کا نام تک اسے معلوم نہیں لیکن اس کا دل اللہ سے جڑا ہو،اور اللہ تو خُلوص سے مانگی ہوئی کوئی بھی دعا رَد نہیں کرتا،دعائیں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں تو پھر وہ کیوں پریشان تھا؟ہاں اب دعاؤں کا وقت نہیں اپنے رب پر توکل کرنے کا وقت تھا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ اس کی آزمائش ہے اور اسے اس آزمائش میں ہر حال میں پورا اترنا ہو گا۔بے اختیار ہی اسے سورۃ العنکبوت کی وہ آیت یاد آئی"کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ(صرف)ان کے(اتنا)کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی؟"(29:2)حماد نے بے اختیار تھوک نِگلا تھا۔تو اس کے امتحان کا وقت شروع ہو چکا تھا...!کچھ ہی لمحوں بعد بالآخر وہ ایک فیصلہ کرتے ہوئے اُٹھا تھا اور کرسی کی پشت سے اپنا کوٹ اٹھایا۔وہ سوچ چکا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔میٹنگ روم سے نکل کر وہ سیدھا لفٹ کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ذریعے آخری فلور پر پہنچا اور آفس سے باہر نکل آیا۔ ظہر کا وقت قریب تھا اور اب اس کے قدموں کا رُخ قریب ہی واقع نئے طرز کی بنی عالیشان مسجد کی طرف تھا مگر اب کی بار اس کی چال اور اس کے قدموں میں مضبوطی تھی۔ہاں پہلے والا حماد ابراہیم واپس آچکا تھا۔

)وہ ہمیشہ ظہر اور عصر کی نماز اپنے آفس کے بیک ایریا میں بنی مسجد میں ہی پڑھا کرتا تھا جو اس کے آفس کا ہی ایک حصّہ تھی جہاں باقی سٹاف بھی نماز ادا کیا کرتا تھا لیکن آج اسے تنہائی کی ضرورت تھی،اسے اپنے رب سے .بہت کچھ کہنا تھا لیکن اکیلے میں(!

☆☆☆☆☆☆☆

صبح سے دوپہر ہو گئی تھی لیکن وہ اب تک اسی کیفیت میں بیٹھی دیوار کو گھور رہی تھی۔ آج اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔ تائی ناشتہ لے کر آئی اور اسے کھلانا چاہا لیکن اس نے کوئی رد عمل نہیں دیا تھا وہ ایسے تھی جیسے اس کے علاوہ وہاں کوئی موجود ہی نہ ہو یا یہ کہنا بہتر ہو گا کہ وہ اپنے کمرے میں ہو کر بھی اپنے کمرے میں موجود نہ تھی۔ خود کو اس قدر نظر انداز ہوتا دیکھ کر بالآخر تائی ناشتے کی ٹرے بیڈ پر زور سے پٹختے ہوئے پیر پٹختی ہوئیں وہاں سے چلی گئیں۔

ملازمہ نے روبی کو بتا دیا تھا کہ اریحہ بی بی نے ناشتہ نہیں کیا اسی لیے وہ صبح سے کچن میں خاص اس کے لیے اس کی من پسند بریانی بنانے کی کوشش کر رہی تھی جو اسے بنانی تو نہیں آتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی لیکن اس نے اپنی ماں کو بناتے دیکھا تھا سو تھوڑی بہت کوشش کرنے میں کیا حرج تھا اور باقی مدد کے لیے یوٹیوب زندہ باد! تائی تو اسے صبح سے کچن میں گھُسے دیکھ کر پیچ و تاب کھا رہی تھیں کہ ماں باپ مر گئے لیکن مہارانی صاحبہ کے نخرے پھر بھی اٹھائے جا رہے ہیں.. اور ستم یہ تھا کہ چار و ناچار انہیں کچن میں جانا ہی پڑا اس بد دماغ لڑکی سے یہ پوچھنے کے لئے کہ بیٹا! کیا میں مدد کر دوں؟ آخر اچھا بھی تو بننا تھا نا ان کو اس سر پھری لڑکی کی نظروں میں، مگر وہ بھی ان کی طرف دیکھے بغیر فوراً بولی تھی، "ہر گز نہیں!" اس کا لہجہ ناچاہنے کے باوجود بھی تھوڑا سخت ہو گیا تھا۔ اپنی اس قدر بے عزتی پر تائی وہاں سے بھی پیر پٹختی ہوئیں چلی گئیں۔ بالآخر تین گھنٹے کی انتھک محنت کے بعد وہ "بس اچھی" بریانی بنانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ روبی نے اپنے گھر میں کبھی کوکنگ نہیں کی تھی۔ جب اس کی ماں کہتی کہ سیکھ لو تو جواب آتا سیکھ لوں گی ابھی عمر پڑی ہے لیکن آج اگر اس کی ماں اسے اتنی محنت کرتے دیکھ لیتیں تو ان کا بے ہوش ہونا تو یقیناً بنتا تھا۔

وہ چاولوں کی ٹرے پکڑے خوشی خوشی کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی ساری خوشی اُڑن چھو ہو چکی تھی۔ صبح سے اب تک وہ اپنا رخ دیوار کی طرف کیے بیڈ کے دوسری جانب نیچے فرش پر اسی طرح بیٹھی تھی جیسے وہ اسے چھوڑ کر گئی تھی۔ اس کی پشت روبی کی جانب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔ روبی کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔ بس بہت ہو گیا! اب وہ اسے مزید ایسے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اریحہ کو پہلے والی اریحہ بننا ہی پڑے گا۔۔!

وہ ایک عزم سے تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھی اور ٹرے کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اس کی جانب بڑھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ آج اسے ہر حال میں حقیقت قبول کروا کر ہی رہے گی، چاہے اس کے لیے اسے اریحہ کو رُلانا ہی کیوں نہ پڑے۔

"اریحہ! کیا سوچ رہی ہو؟" اس کے پاس ہی زمین پر بیٹھتے ہوئے روبی نے نرمی سے اسے مخاطب کیا لیکن جواب ندارد! نجانے وہ دیوار میں کیا کھوج رہی تھی؟

روبی نے ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے اسے کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔ وہ بھی کسی بے جان گڑیا کی طرح اس کی جانب مڑی تھی لیکن اس کی ویران اور بنجر آنکھیں ابھی بھی اسی سیدھ میں کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھیں۔

"پلیز مجھے بتاؤ، تم جب سے ہوش میں آئی ہو آخر ہر وقت دیوار کو گھورتے ہوئے کیا سوچتی رہتی ہو؟" اب کہ اریحہ نے پہلی بار نظروں کا زاویہ اس کی جانب موڑا تھا۔ روبی کی آنکھوں میں آس تھی کہ شاید وہ اسے کچھ بتا دے۔

بے اختیار ہی وہ سارے مناظر کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے جو اسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مسلسل تین دن بے ہوشی کی حالت میں خواب کی صورت نظر آئے تھے۔ہاں وہ یونیورسٹی کے مناظر اسے ہی تو نظر آئے تھے۔اسے اپنا ماضی نظر آیا تھا،اپنی یونیورسٹی لائف میں ملنے والی وہ شہد رنگ آنکھوں اور سیاہ برقعے والی لڑکی نظر آئی تھی،ہاں اسے نور نظر آئی تھی لیکن کیوں؟ آخر اتنے سالوں بعد وہ اسے کیوں نظر آئی تھی؟؟اس کے ماضی کا خوابوں میں آنے کا کیا مقصد تھا؟اس کے ماما بابا کے ساتھ ہونے والے پلین کریش کے حادثے نے اسے بالکل توڑ کر رکھ دیا تھا۔یوں اچانک ان کا اسے چھوڑ کر چلے جانا اور پھر اوپر سے یونیورسٹی کی یادیں،نور کی باتیں۔۔ان سب نے ہی اسے بہت الجھا دیا تھا۔آخر اس قدر تکلیف دہ حالت میں اسے یہ باتیں کیسے یاد آسکتی ہیں؟؟وہ اپنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جیسے کھو چکی تھی۔نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے حواسوں پر ماضی کی یادیں سوار رہتی تھیں۔یونیورسٹی،نور،برقعہ، خوبصورتی،راحیل،تیزاب،خراب چہرہ،قرآن کی آیات،پردہ،حفاظت...سب چیزیں ہی جیسے آپس میں گڈمڈ ہو گئی تھیں۔

"بولو نا؟؟" کافی دیر اس کے بولنے کا انتظار کرنے پر بھی جب وہ نہ بولی تو روبی نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا لیکن اس بار بھی وہ کچھ نہ بول پائی اور کھوئی کھوئی سی اسے دیکھنے لگی۔

"اریحہ پلیز...پلیز کچھ تو بولو؟میں تمہیں اب اور ایسے نہیں دیکھ سکتی..."روبی کی آنکھوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں بے بسی تھی لیکن جواب میں اب بھی خاموشی تھی۔

"اریحہ میری جان! آخر کب تک ایسے چلے گا۔ہاں؟ تم اس بات کو قبول کیوں نہیں کر لیتی کہ انکل آنٹی اب اس دنیا میں نہیں رہے...!روبی نے گہرا سانس لیے اسے سمجھانے کی ایک اور کوشش کی تھی۔

اپنی دوست کے منہ سے نکلنے والے یہ الفاظ اسے کسی چابک کی طرح لگے تھے۔اس نے تڑپ کر روبی کی جانب دیکھا تھا اور زور و شور سے نفی میں سر ہلایا۔وہ جانتی تھی کہ اس کے ماما،بابا اب نہیں رہے لیکن اس حقیقت کو قبول کرنا اس کے بس میں نہیں تھا اور نہ ہی وہ یہ کرنا چاہتی تھی۔

"اریحہ۔۔!"روبی نے اسے چھونا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں!"وہ بدک کر فوراً پیچھے ہٹی تھی۔روبی بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"مم...ماما...ب...بابا!"اس کے لب بے یقینی سے پھڑ پھڑائے تھے۔

"ہاں میری جان!انکل آنٹی... نہیں ہیں اب!پلیز..پلیز تم صبر کرو،دیکھو تم تو ان کی کتنی اچھی بیٹی ہو نا؟"روبی نے توڑ توڑ کر الفاظ ادا کیے تھے لیکن یہ الفاظ نہیں تھے صور تھا جو اس کے کانوں میں پھونکا جا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے اپنی اکلوتی دوست کو دیکھنے لگی جو ابھی بھی کہہ رہی تھی۔

"اور تم یہ بھی تو سوچو کہ وہ تو اللہ کے راستے پر نکلے تھے اور اللہ کے راستے میں ہی تو وہ شہید ہوئے ہیں نا... تم سوچو انکل آنٹی کتنے خوش نصیب ہیں،اور موت تو سب کو آنی ہیں اتنا تو ہم سب جانتے ہیں نا پلیز تم پہلے جیسی بن جاؤ مجھ سے تمہاری یہ حالت نہیں دیکھی جاتی۔۔"روبی اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی جبکہ اریحہ کا دماغ تو اس کے ان الفاظ پر ہی اٹک گیا تھا۔"وہ اللہ کے راستے پر نکلے تھے..."یکلخت ہی اس کے ذہن کے پردے پر پلین کریش والی ویڈیو چلنے لگی۔ جیسے جیسے پلین قلابازیاں کھا رہا تھا اریحہ کا سانس رکتا جا رہا تھا اور یکدم ہی سب ختم ہو گیا تھا،وہ پلین بری طرح سے پہاڑیوں سے جا ٹکرایا تھا،ہر طرف آگ ہی آگ تھی۔

"نہیں۔۔۔۔!"اس کے یوں اچانک چیخنے پر روبی ہوش میں آئی تھی۔شاید اب وہ اپنا ضبط کھو چکی تھی۔ کسی کے بھی منہ سے یہ حقیقت سننا اس کے لیے ناقابلِ برداشت تھا۔

"اریحہ... اریحہ میری جان! پلیز سنبھالو خود کو!"روبی نے اسے قابو کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ کسی طور قابو میں نہیں آ رہی تھی،وہ اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھے مسلسل ہذیاتی انداز میں چیختی ہوئی جیسے اس حقیقت سے بچنا چاہ رہی تھی۔

روبی کے لیے اریحہ کا اتنا شدید ردِ عمل بالکل غیر متوقع تھا۔اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرح ری ایکٹ کرے گی۔ روبی نے بے بسی سے کمرے کے دروازے کی جانب دیکھا تھا،اس وقت گھر میں کوئی نہیں تھا۔ تائی تو تب ہی جلتی کڑھتی اپنی بیٹی کو ساتھ لیے شاپنگ پر نکل گئی تھیں جب روبی نے انہیں اپنی مدد کرنے سے انکار کیا تھا اور اگر وہ گھر ہوتیں بھی تو یقیناً اس کی مدد کو نہ آتیں،اسے ان سے کوئی اچھی امید تھی بھی نہیں۔ ملازمہ کو بھی خود اس نے ہی مارکیٹ سے کچھ ضروری سامان لانے بھیجا تھا اور باقی سب ملازم بھی آج چھٹی پر تھے۔

"مم...ماما..بابا... نہیں...وو...وہ کیسے جاسکتے ہیں...روبی وہ کیسے جاسکتے ہیں مجھے چھوڑ کر؟!"وہ ہچکیوں کے درمیان بے ربط جملے ادا کر رہی تھی۔ اریحہ کی حالت قابلِ رحم تھی اور روبی کے لیے اس کی یہ حالت بھی ناقابلِ برداشت تھی اگر وہ اتنے دن سے چپ تھی تو اب،اس کے اندر کا بند دریا ٹوٹنا ناگزیر تھا۔ اب کی بار روبی نے اس کے بلکتے وجود کو خاموش کروانے کی کوشش نہیں کی تھی بلکہ اسے اپنے اندر زور سے بھینچتے ہوئے رونے دیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی"صبر کا کڑا بندھن اب ٹوٹ چکا تھا،اور دل کا سارا بوجھ آنسوؤں میں بہہ جانا ہی اس کا علاج تھا۔"اپنی دوست کی تکلیف پر بے بس ہوتے ہوئے اسے گلے سے لگائے، آنکھیں بند کیے،وہ بہت آہستگی سے اس کی پیٹھ سہلانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مغرب ہوئے کافی وقت بیت چکا تھا۔ شام کے سائے گہرے ہوتے ہوئے ہر سُو اپنے پَر پھیلا رہے تھے۔ فضا میں خنکی کا عنصر بڑھتا جا رہا تھا۔ ایسے میں وہ مغرب کی نماز پڑھ کر گھر لوٹا تو پورے گھر میں سکوت طاری تھا۔ ہمایوں اپنی ماما اور نانو کے ساتھ واپس جا چکا تھا، حامد یقیناً اوپری منزل پر آفس روم میں اپنی گیمز میں مگن ہو گا، حِبا بیگم گھر پر موجود نہ تھیں اور ابراہیم اصغر... وہ جانتا تھا بابا کمرے میں ہی ہوں گے اور شاید یہی صحیح وقت تھا ان سے بات کرنے کا۔ اپنے اندر ایک گہرا سانس کھینچ کر، وہ ان کے کمرے کی طرف بڑھا۔ دروازے پر دستک کے لیے ہاتھ بلند کیا پر... ایک لمحے کے لیے رُک گیا۔ جیسے دل آخری بار روکنے کی کوشش کر رہا ہو۔ مگر نہیں، اب پیچھے ہٹنا ممکن نہ تھا۔ اس نے سر جھٹکتے ہوئے دستک دی۔

"آجاؤ!" اجازت ملی تو وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا، لیکن ایک لمحے کے لیے ٹھٹھک گیا۔ ابراہیم اصغر سامنے ہی راکنگ چیئر پر بیٹھے تھے اور چہرے سے یوں لگ رہا تھا گویا اس کا ہی انتظار کر رہے ہوں۔

"اسلام علیکم بابا!" اگلے ہی پل وہ سر جھٹکتے ہوئے نارمل ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعلیکم السلام! آؤ بیٹھو برخوردار۔۔!"حماد نے ان کے لہجے میں چھپی سنجیدگی محسوس کی تھی،یہ عام دن جیسا مکالمہ نہیں تھا۔

"تو کیا فیصلہ کیا تم نے؟!" ابھی وہ ان کے سامنے بیڈ پر بیٹھا ہی تھا کہ انہوں نے پہلا سوال داغا۔سوال چھوٹا تھا مگر وزن پہاڑ جیسا تھا۔ابراہیم اصغر کے چہرے پر کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں تھا۔حماد کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔وہ جو پوری دنیا کے سامنے بااعتماد بزنس مین تھا آج اپنے بابا کے سامنے الفاظ کھو بیٹھا تھا۔جبکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا،آج پہلی مرتبہ ان سے بات کرتے ہوئے اسے اپنائیت محسوس نہیں ہو رہی تھی،ورنہ وہ ہمیشہ سے اس کے ایک اچھے دوست رہے تھے۔اس کی صرف ایک "ہاں یا ناں" اس کے اور اس کے بابا کے رشتے کی مضبوطی یا کمزوری کی وجہ بن سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا جو بھی فیصلہ ہو مجھے قبول ہے۔"ابراہیم اصغر کے چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔

اس نے بے اختیار تھوک نگلا،پھر آنکھیں بند کر کے سانس اندر کھینچتے ہوئے بولنے کا فیصلہ کیا۔

"بابا میں... میں یہ شادی کرنے کے لیے تیار ہوں!!"نظریں جھکائے ایک لمحے کے لیے وہ اٹکا تھا لیکن پھر اگلے ہی لمحے وہ اپنی بات مکمل کر گیا۔صرف وہ ہی جانتا تھا کہ اس نے یہ الفاظ کیسے ادا کیے تھے لیکن اب سر اٹھانے کی ہمت اس میں نہ تھی۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ بابا اس کی آنکھوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں چھپا طوفان پڑھ لیں۔ کمرے میں لمبی خاموشی چھا گئی جب کافی دیر تک بھی کوئی جواب نہ آیا تو اس نے حیرت سے سر اُٹھا کر دیکھا۔ وہ اس کے بالکل سامنے کھڑے اس کی جانب نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔ وہ بھی بے اختیار کھڑا ہوا تھا۔ ان کے اس انداز پر وہ اور بھی اُلجھا تھا۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔ حماد شاک کی سی کیفیت میں اپنے بابا کے رویے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا جو آج کچھ عجیب سا تھا۔ پہلے وہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھے اور اب...

"مجھے تم سے یہی امید تھی، بیٹا" اس کی پیٹھ تھپکتے ہوئے وہ اس سے جدا ہوئے تھے۔ حماد نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

"بیٹھو۔۔!" انہوں نے دوبارہ بیڈ کی جانب اشارہ کیا تو وہ چپ چاپ بیٹھ گیا۔ اب کہنے کو بچا ہی کیا تھا؟

"کیسا محسوس کر رہے ہو؟" حماد نے بے یقینی سے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔ کس قدر امتحان لے رہے تھے وہ آج اپنے بیٹے کا۔ ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے وہ زخمی سا مسکرایا۔

"میں خوش ہوں اللہ کی رضا میں! مجھے یقین ہے اللہ نے میرے لیے جو فیصلہ کیا ہے بہترین

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا ہے۔"ایک لمحے کے توقف کے بعد نظریں جھکائے اس بار وہ مضبوطی سے بولا تھا۔ جیسے دل بہت کچھ کہہ رہا ہو لیکن زبان صرف رب کی رضا پر راضی ہونا چاہتی ہو۔

"تو مبارک ہو، بیٹا... تم اس آزمائش میں کامیاب ٹھہرے!"اب کہ حماد نے حیرت سے سر اُٹھایا تھا۔ فرش پر نظریں جمائے ابراہیم اصغر کے چہرے پر گہری اداسی تھی۔

"کک... کیا مطلب بابا؟!"وہ ٹھٹھکا۔

"اب تمہیں رضوان کی بیٹی سے شادی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"وہ سانس نہیں لے سکا تھا۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی، تو کیا... کیا یہ سچ تھا؟ کیا واقعی اس کی دعا قبول ہو گئی تھی؟؟ بے اختیار ہی اس کے اندر ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ لیکن پھر وہ فوراً خود کو سنبھال گیا، ابھی وہ اپنی خوشی ظاہر نہیں کر سکتا تھا، کم از کم بابا کے سامنے نہیں۔ اب کہ اس نے بابا کے چہرے کا گہرا جائزہ لیا جو اب بے حد اُداس لگ رہے تھے۔

"بابا! کیا ہوا آپ ایسے کیوں...؟"ان کی اضطرابی حالت دیکھ کر اسے معاملے کی سنگینی کا اندازہ ہوا تھا یعنی اس کے بابا نے اس سے کوئی مذاق نہیں کیا تھا؟

"بیٹا یہ سچ ہے کہ میں چاہتا تھا کہ تمہاری شادی اریحہ بیٹی سے ہو جائے اور کل تک جو باتیں میں نے تم سے رضوان کے متعلق کہی تھیں وہ بھی بالکل سچ تھیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو پھر...؟!"وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔خیر وہ اپنے بابا کی آگے کی بات سننا چاہتا تھا۔

"لیکن آج آفس میں کچھ ایسا ہوا کہ اب بدقسمتی سے رضوان اور میری یہ خواہش پوری نہیں ہو سکتی۔"وہ سخت رنجیدہ نظر آرہے تھے۔

"ہاں کہیں نا کہیں میں بھی یہی چاہتا تھا کہ رضوان کی بیٹی ہی میری بہو بنے"انہوں نے کہتے ساتھ ہی ایک چور نگاہ اس پر ڈالی تھی۔وہ خاموشی سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں چاہتا تو تمہارے فیصلہ سنانے سے پہلے ہی تمہیں بتا دیتا کہ اب یہ شادی ممکن نہیں رہی، لیکن میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میرا بیٹا کیا فیصلہ کرتا ہے اور میں خوش ہوں کہ تم نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نا صرف میرا مان رکھا بلکہ اپنے جواب سے یہ بھی بتا دیا کہ تقدیر پر ایمان لانا کسے کہتے ہیں۔"انہوں نے محبت پاش نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا آج انہیں اپنی اس اولاد پر اور بھی فخر محسوس ہو رہا تھا۔

"لیکن بابا ہوا کیا..."وہ ان کی اندرونی کیفیت سے بے خبر بس یہ جاننے کی جلدی میں تھا کہ آخر یہ معجزہ ہوا کیسے؟

اس کے استفسار پر ابراہیم اصغر نے سر جھکائے دونوں ہاتھوں کو باہم پھنساتے ہوئے آزردہ سی سانس خارج کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں یاد ہے کل میں نے تم سے محمود بیگ صاحب کا ذکر کیا تھا یعنی رضوان کے بڑے بھائی...؟" چند لمحے خاموشی کی نذر ہونے کے بعد انہوں نے آہستگی سے سر اُٹھا کر پوچھا۔

"جی بابا، یاد ہے۔"

"بیٹا آج وہ آئے تھے آفس اپنے بھائی کے بزنس سے متعلق بات کرنے، خیر یہ اہم نہیں کہ انہوں نے بزنس کی کیا بات کی کیونکہ مجھے کچھ ایسی توقع پہلے ہی تھی لیکن جب میں نے ان سے رضوان کی بیٹی کے متعلق پوچھا تو..." اب کہ ابراہیم اصغر نے ایک ہی سانس میں ان کی محمود بیگ کے ساتھ ہونے والی گفتگو اس کے گوش گزار کی تھی۔

"مجھے ان کی باتوں پر گہری تشویش ہوئی لیکن خیر یقین کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ بھی نہیں تھا۔" بات کے آخر میں انہوں نے گہرا سانس لیتے ہوئے شکست خوردگی سے سر جھکا دیا۔

جبکہ حماد ان کی ساری بات سننے کے بعد انتہائی ششدر تھا۔ اسے امید نہ تھی کہ وجہ یہ ہو گی۔ خیر جو بھی تھا اس کے لیے تو اچھا ہی تھا کہیں نا کہیں وہ بھی تو یہی چاہتا تھا۔ ہاں وہ اپنے بابا کے لیے افسردہ ضرور تھا لیکن وہ کیا کر سکتا تھا؟ ہے تو یہ اس کے رب کا فیصلہ تھا نا اس نے تو اپنا معاملہ رب پر چھوڑ دیا تھا، اب جب وہی (اللہ) نہیں چاہتا تھا تو وہ کیا کر سکتا تھا۔ یہی سوچتے ہوئے اس نے خود کو تسلی دی تھی۔ کمرے سے نکلتے وقت حماد ابراہیم کی خوشی دیدنی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے اس کی دعائیں رنگ لے آئی ہوں، جیسے کسی اندھیرے راستے کے بعد اچانک روشنی دکھائی دی ہو۔ہاں آج "حماد ابراہیم اصغر""اریحہ رضوان بیگ" کے ساتھ اپنا نصیب نہ جڑنے پر خوش تھا اور بے انتہا خوش تھا۔۔!!"اس کے چہرے کی بشاشت سب کچھ کہہ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح کا سورج جیسے کسی کے ناپاک عزائم کو روشنی دینے آیا تھا۔رضوان بیگ کا سفید محل اس وقت سنسان پڑا تھا۔روبی کو یونیورسٹی سے کال آئی تھی،وہ سٹوڈنٹس کو کسی رسمی کاروائی کے لیے یونیورسٹی بلا رہے تھے،سو اس نے سوچا وہ اکیلی ہی ہو آئے کیونکہ اریحہ کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ اسے ساتھ لے جا سکے۔اس کا صدمہ ابھی بہت گہرا تھا۔اریحہ کو دوپہر کے کھانے کے بعد سکون کے لیے نیند کی دوائی دے کر وہ یونیورسٹی کے لیے نکل گئی تھی۔منال بھی ساجدہ تائی کو بتا کر بظاہر تو اپنی دوست کے گھر گئی تھی لیکن درحقیقت وہ سب دوستیں مل کر مووی دیکھنے گئی تھیں۔(ابھی چند دن پہلے راحیل نے اس کے ساتھ جو کیا تھا،اب اسے یاد بھی نہیں تھا،بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کہ اگر کوئی راحیل کے متعلق اس سے پوچھتا تو وہ یہ کہنے میں بالکل دیر نہ لگاتی کہ "کون راحیل۔۔!"دولت کے نشے نے ان چند دنوں میں ہی اسے بہت بدل دیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا،دولت چیز ہی ایسی ہے اور تھا بھی مفت کا مال... وہ جب سے یہاں آئی تھی اس کے جیسے پَر نکل آئے تھے ساری پابندیاں جیسے ایک ساتھ ہی ختم ہوئی تھیں۔ آئے دن اپنی ماں سے کوئی نا کوئی جھوٹ بول کر اپنی دوستوں کے ساتھ کہیں نا کہیں بے مقصد گھومنا اس کا معمول بن چکا تھا۔ ساجدہ تائی بھی نئے ماحول اور مستقبل کی نئی فکروں میں کھونے کی وجہ سے اس پر کم ہی دھیان دیتی تھیں اور اسی بات کا منال نے بھرپور فائدہ اٹھایا تھا) لاؤنج میں گہری خاموشی تھی۔ ایسے میں زینے عبور کرتے ہوئے اوپری منزل کی راہداری میں بنے آخری کمرے کے باہر کھڑے ہو کر، ادھ کھلے دروازے سے اندر جھانکو تو کمرے کا نیم تاریکی میں ڈوبا ماحول کسی گہری سازش کا پتہ دے رہا تھا۔

کھڑکی کے پردے ادھ کھلے تھے، جن سے چھن کر آتی دھوپ کی ایک مدھم سی لکیر فرش پر خاموشی سے پھیل رہی تھی۔ ساجدہ تائی گہرے سبز شال میں لپٹی، آرام دہ کرسی پر ٹیک لگائے بیٹھی تھیں۔ ان کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا، جس سے اٹھتی بھاپ فضا میں خفیف سی نمی گھول رہی تھی۔

ہر چسکی کے ساتھ ان کے چہرے پر ایک انجانی سی طمانیت گہری ہوتی جا رہی تھی۔ اگلے لمحے ان کا فون بجا تھا۔ وہ دھیرے سے مسکرائیں (جیسے یہ کال غیر متوقع نہیں تھی) فون اٹھایا، اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جو خوشخبری شوہر کی آواز میں انہیں ملی،اس نے ان کے اندر تک طمانیت بھر دی تھی۔

"تو ہو گیا کام؟"ان کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک ابھری تھی۔

"بالکل!"دوسری طرف بھی خوشی سے ان کی جیت کا اعلان کیا گیا تھا۔

"بھئی واہ!مان گئے ساجدہ بیگم آپ کو تو۔ کیا دور کی سوچ رکھتی ہیں!جو خدشہ آپ نے ظاہر کیا تھا،وہ بالکل درست ثابت ہوا۔"محمود بیگ انہیں سراہے بغیر رہ نہ سکے۔ گھنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے گرے آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک اُبھری تھی۔وہ اپنی بیوی کی دور اندیشی کے دل سے قائل ہو چکے تھے۔

"اپنے شوہر کی تحسین پر ان کی آنکھوں میں ایک فاتحانہ چمک ابھری تھی،لیکن لبوں پر خاموشی ہی رہی کیونکہ کچھ جیتیں لفظوں کی محتاج نہیں ہوتیں۔"

www.novelsclubb.com

"میں نہ سوچوں گی تو پھر کون سوچے گا؟"اندر ہی اندر ایک خاموش فخر انگڑائی لے چکا تھا۔

"تو کیا وہ مان گئے؟؟"میز پر چائے کا کپ رکھتے ہوئے وہ سیدھی ہوئی تھیں۔پلان کے اتنی جلدی کام کر جانے پر تھوڑی حیرت تو بنتی تھی۔

"ہمم!بالکل مان گئے،ان کو ماننا ہی تھا۔"محمود بیگ کے لہجے میں چھپا ہوا اطمینان صاف جھلک رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کا شک درست تھا کہ کہیں اتنے سالوں کی دوستی کی آڑ میں ابراہیم اصغر اپنے بیٹے کے لیے اپنے عزیز جان دوست کی بیٹی کا ہاتھ نہ مانگ لیں... اور ایسا ہی ہوا!" جہاں وہ طنزیہ مسکرائے تھے وہی یہ سن کر ساجدہ بیگم کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"تو پھر۔۔ آپ نے وہی کہنا جو میں نے آپ سے کہا تھا؟ مجھے شروع سے آخر تک بتائیں ساری بات۔" اپنی بیوی کی بے چینی پر وہ کندھوں سے ڈھلکی شال درست کرتے ہوئے ہلکا سا مسکرائے۔

"جی بالکل، حرف بہ حرف! آپ کے کہے کے مطابق میں نے ان سے کہا کہ اریحہ بیٹی تو کافی عرصے سے بیرونِ مُلک اپنی میڈیکل کی پڑھائی میں مصروف ہے۔ اور جب اسے اپنے والدین کی ناگہانی موت کا پتہ چلا تو اسے صدمہ تو بہت پہنچا مگر پھر اس نے یہ کہہ کر پاکستان آنے سے انکار کر دیا کہ اب اس کا پاکستان میں رکھا ہی کیا ہے، وہ یہاں آئے گی تو اسے اپنے والدین کی یاد مزید ستائے گی، سو بہتر یہی ہے کہ وہ وہیں رہے اور پڑھائی مکمل کرنے کے بعد وہی پر اپنی زندگی کو آگے بڑھائے اور جہاں تک بزنس کی بات ہے تو تایا جان مجھے بابا کے بعد سب سے زیادہ بھروسہ آپ پر ہے۔ میں یہی چاہتی ہوں کہ بابا کا بزنس اب آپ سنبھالیں۔ تو اسی وجہ سے میں اپنی 'لاڈلی' بھتیجی کو انکار نہ کر سکا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چہرے پر بھرپور شیطانیت سجائے اپنی بیوی کے ساتھ مل کر رچائی گئی سازش پورے اطمینان سے سنائی گئی تھی۔

"ہمم...اب وہ صرف یتیم نہیں،بے بس بھی ہے۔بزنس اب ہمارے قبضے میں ہے۔"ساجدہ بیگم نے کپ اُٹھایا اور ایک اور چسکی لی اس بار چائے کا ذائقہ کچھ خاص محسوس ہوا تھا۔

"آپ گھر کب آرہے ہیں؟!کچھ لمحے توقف کے بعد جیسے انہیں اچانک یاد آیا تھا۔

"ہونہہ،گھر۔۔!"محمود بیگ نے ہنکارے کے ساتھ سیاہ لبوں میں دبی سگریٹ کو انگلیوں میں دباتے ہوئے ایک زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ دھواں فضا میں چھوڑا تھا۔وہ اس وقت سڑک پر کسی گھنے درخت کے سائے میں ایک گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔وقت کے ساتھ بالوں میں بکھری ہلکی ہلکی سفیدی درخت کے گھنے سائے میں بھی چمک رہی تھی۔

"تم خود ہی کہہ رہی تھی نا اریحہ کی ایک ہمدرد دوست بھی یہاں آئی ہوئی ہے؟"روبی کے ذکر پر ساجدہ تائی کا رنگ جیسے ایک پل کو بجھ سا گیا حلق میں کڑواہٹ سی اتر آئی تھی۔

"جی آئی ہوئی ہے۔"وہ ناگواری سے بولیں۔

"ارے تو جب وہ لڑکی تمہیں سکون کا سانس نہیں لینے دے رہی تو نجانے میرا کیا حشر کرے گی۔"فون کے اس پار محمود بیگ نے لب دبائے انہیں ایک ہلکا سا طنز جھاڑا تھا جو سیدھا ساجدہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تائی کی انا پروار تھا۔ وہ لب بھینچ کر رہ گئیں۔

وہ اس بات کو قبول کرتیں یا نہ کرتیں لیکن حقیقت یہی تھی کہ وہ اندر ہی اندر روبی سے کافی حد تک خائف ہو چکی تھیں جس کا اندازہ محمود بیگ بھی لگا چکے تھے لیکن فی الحال ان کے لیے اتنا طنز کافی تھا، ورنہ اپنی اس تکراری مزاج بیوی کو چھیڑنا کہاں کی عقلمندی تھی۔

"آجاؤں گا، ساجدہ بیگم! تم فکر مت کرو۔ ابھی مجھے کچھ ضروری کام نمٹانے ہیں۔ اور تب تک وہ لڑکی بھی یہاں سے چلی جائے گی میں نہیں چاہتا کہ اسے ہم پر کسی قسم کا شک ہو۔" ساجدہ تائی کے خراب موڈ کے پیشِ نظر اس بار وہ لہجے میں نرمی سموئے ذرا سنبھل کر بولے تھے۔

"ہمم! ٹھیک ہے جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔" انہوں نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا۔ (وہ اپنے شوہر کی عزت ضرور کرتی تھیں لیکن چلتی انہی کی تھیں)

www.novelsclubb.com

"اور جلد ہی یہ گھر بھی ہمارا ہو گا!" محمود بیگ نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کال کاٹی تھی۔

انہیں اپنے بھائی کے مرنے کا ذرا بھی افسوس نہیں تھا جو تھوڑا بہت احساس پہلے ہوتا تھا وہ ساجدہ جیسی عورت نے ختم کر دیا تھا۔ وہ بالکل اپنی بیوی کے رنگ میں رنگ چکے تھے۔

اب وہ خاموشی سے فون ہاتھ میں لیے بیٹھی تھیں۔ لبوں پر وہی ہلکی، زہریلی مسکراہٹ تھی، جیسے ہر چیز عین منصوبے کے مطابق ہوئی ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆☆☆☆☆

وقت کا کام ہے گزر جانا اور وہ گزر ہی جاتا ہے۔ایک مہینہ تیزی سے پَر لگائے اُڑ چکا تھا۔ فروری اپنی آخری کروٹ پر تھا۔ موسم نے انگڑائی لی،اور گرمی نے آہستہ آہستہ اپنے قدم جمانا شروع کر دیے تھے مگر فروری کی شامیں اب بھی اپنے اندر ایک خاص سی نرمی اور لطافت لیے دل کو بھاتی تھیں۔

عصر کا وقت تھا،خنک ہوائیں مدھم انداز سے بہہ رہی تھیں اور پرندے آسمان پر ٹوٹتی روشنیوں کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی شاور لے کر نکلی تھی۔تازگی کی ہلکی سی پرچھائیں اب بھی چہرے پر باقی تھی۔ نماز ادا کرنے کے بعد،وہ بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

گھٹنے موڑے،گود میں کشن رکھے اس پر ایک کتاب رکھے وہ اسے خاموشی سے پڑھ رہی تھی، جیسے الفاظ اس کے دل کو وہ سکون دے رہے ہوں جو باہر کی دنیا نے چھن لیا تھا۔

اس کے بھورے ریشمی بال ہلکے نم تھے،اور اس وقت کسی بھی قسم کی گرفت اور قید سے آزاد تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اریحہ اب کافی حد تک سنبھل چکی تھی، مگر وہ پہلے والی اریحہ نہیں رہی تھی۔ بولنا جیسے وہ بھول چکی تھی۔ صرف ضرورت کی بات کرتی، ورنہ خاموشی اس کے لبوں کی مستقل ساتھی بن گئی تھی۔

ہاں! اس ایک مہینے میں اگر اُس میں کچھ بدلا تھا تو وہ یہ کہ اس نے نمازیں پڑھنا شروع کر دی تھیں لیکن مکمل پابندی ابھی بھی نہیں آئی تھی۔ کبھی پڑھتی، کبھی رہ جاتیں... مگر یہ "کبھی کبھی" والی نمازیں اُس "کبھی نہ پڑھی جانے والی نمازوں" سے کہیں بہتر تھیں۔

کیونکہ ہدایت کبھی ایک دم سے نہیں آتی یہ تو آہستہ آہستہ دل کے اندھیروں میں اپنی روشنی پھیلاتی ہے۔

اس کے ماما بابا کی موت نے اسے اللہ کے تھوڑا قریب تو کر دیا تھا۔ سچ کہتے ہیں جب کوئی بڑی نعمت چھن جائے، تب انسان کو یاد آتا ہے کہ اس کا کوئی رب بھی ہے۔

دفعتاً دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

روبی کمرے کے دروازے پر چند لمحے رکی، پھر آہستہ سے دروازہ کھولا۔

اریحہ نے چونک کر کتاب سے نظریں اُٹھائیں۔

"اریحہ..." روبی آہستہ قدموں سے آگے بڑھی اور اس کے قریب آ کر رک گئی۔ آواز میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جھجھک تھی، جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو، مگر الفاظ حلق میں اٹک گئے ہوں۔

"ہاں؟ کیا ہوا روبی؟ سب خیریت ہے؟"

اریحہ نے کتاب بند کرتے ہوئے پوچھا۔

وہ نظریں چرائے لب کاٹنے لگی، پھر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"مجھے تم سے کچھ کہنا ہے"...

"ہاں تو کہو نا، روبی... کیا بات ہے؟"

اریحہ کا چہرہ تھوڑا سنجیدہ ہوا، وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

روبی نے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے گہرا سانس لیا، جیسے خود کو ہمت دے رہی ہو۔

"آج صبح گھر سے کال آئی تھی... بابا کی طبیعت بہت خراب ہے۔" اس کی آواز بھیگنے لگی تھی۔

"میں... میں گھر کی سب سے بڑی بیٹی ہوں نا، اس لیے مجھے واپس جانا ہو گا اریحہ.. جانا بہت ضروری ہے ورنہ... ورنہ میں تمہیں یوں اکیلا چھوڑ کر کبھی نہ جاتی۔" اس کے لہجے میں نمی واضح تھی۔ اپنی دوست کو اس حالت میں اکیلے چھوڑ کر جانا یہ خیال ہی اس کے لیے تکلیف دہ تھا۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اریحہ نے روبی کو چند لمحے دیکھا، پھر لبوں پر ایک اداس سی، شکر گزار مسکراہٹ اُبھر آئی۔

"روبی...! تم مجھ پر پہلے ہی بہت احسان کر چکی ہو۔" اریحہ نے نرمی سے اس کے ہاتھ تھامے تھے۔ (وہ یہ کہہ تو گئی مگر دل کی اندرونی دیوار پر ایک کچی اینٹ جیسے ہلکی سی دراڑ ڈال گئی تھی۔ اس کے ماما بابا کے بعد اگر کوئی اس کے اتنا قریب تھا تو وہ روبی ہی تھی)

"میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے تمہیں کوئی پریشانی ہو۔ تم جاؤ... اور تائی جان بھی تو بہت اچھی ہیں نا..." (یہ صرف اریحہ کا گمان تھا حقیقت روبی کی خاموش آنکھوں میں لکھی تھی)

اس نے جیسے روبی کو حوصلہ دینا چاہا کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔

روبی نے نظریں جھکا لیں۔

ساجدہ تائی کے لیے اس کا دل آج بھی مطمئن نہیں تھا مگر حالات نے زبان پر مہر لگا دی تھی۔

کچھ پل بعد وہ صرف سر ہلا سکی تھی۔

"میں چلتی ہوں..." اریحہ کو زور سے گلے لگانے کے بعد ایک پل کے لیے اس کی نظریں اریحہ کے چہرے پر ٹھہریں۔ پھر وہ خاموشی سے پلٹ گئی۔

کمرے میں پھر وہی گہری خاموشی چھا گئی بس ایک احساس باقی رہ گیا تھا۔

"کبھی دوستی بھی قربانی مانگتی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور کبھی... خاموشی بھی بہت کچھ کہہ جاتی ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆

ٹھنڈی ہوائیں ہنوز چل رہی تھیں، مغرب ہونے والی تھی، جب وہ آنکھوں پر سیاہ گاگلز چڑھائے ہاتھوں میں کچھ شاپنگ بیگز پکڑے مال سے باہر نکلا تھا۔

اس کا رخ اب پارکنگ میں کھڑی اپنی سیاہ پراڈو کی طرف تھا۔ وہ آفس سے سیدھا یہاں آیا تھا۔ حِبا بیگم کی کال آئی تھی کہ انہیں مال سے کچھ ضروری سامان چاہیے لیکن ان کا ڈرائیور اس وقت گھر پر نہیں ہے اور نہ ہی ان کی کال اُٹھا رہا ہے۔ وہ چاہتی تھیں کہ حماد اپنے ڈرائیور یا حامد کو گھر بھیج دے، کیونکہ جانتی تھیں کہ حماد مصروف ہوتا ہے اس لیے اسے تنگ نہیں کرنا چاہتی تھیں لیکن انہیں وہ سامان بھی بہت ضروری چاہیے تھا۔ مگر اس نے بھی انہیں بہت نرمی سے کہہ دیا تھا کہ اب وہ اتنا بھی مصروف نہیں کہ اپنی ماما کا کوئی کام نہ کر سکے سو وہ خود ان کے لیے شاپنگ کر آئے گا، بس اسے سامان کی لسٹ سینڈ کر دیں۔ حِبا بیگم نے بھی مسکرا کر اپنے بیٹے کی بات مان لی تھی اور فوراً اسے لسٹ سینڈ کر دی۔

"صاحب...؟ صاحب بات سنیں نا"!

وہ ابھی سامان گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھ ہی رہا تھا جب پیچھے سے کسی نے اسے پکارا۔ وہ چونک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر پلٹا تھا۔

سامنے ہی ایک 15,14 سال کا دُبلا پتلا سا لڑکا ہاتھوں میں گلاب کے پھولوں کی ٹوکری پکڑے کھڑا تھا جس میں سفید کلیوں اور سرخ پھولوں سے بنے گجرے بھی پڑے تھے۔

"بولو بیٹا کیا بات ہے؟"حماد نے نرمی سے پوچھا۔

"صاحب، گجرے لے لیں نا، پلیز صاحب، صبح سے ایک بھی نہیں بِکا۔"لڑکا آنکھوں میں معصوم التجا لیے بولا۔ حماد ہلکا سا مسکرایا۔

"پڑھتے ہو؟"وہ جھک کر اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ لڑکے کے مہذب انداز اور 'پلیز' کہنے کے سلیقے سے وہ سمجھ چکا تھا کہ بچہ پڑھا لکھا ضرور ہے۔

"جی پڑھتا ہوں صاحب... لیکن ساتھ ساتھ کمانا بھی ضروری ہے کیونکہ میری بوڑھی ماں اور میری پڑھائی... دونوں کا خرچ مجھے ہی اُٹھانا ہے۔"لڑکے نے معصومیت سے جواب دیا تھا لیکن اس کے لہجے میں فخر کا عنصر بھی شامل تھا۔

اس کی بات پر حماد نے اپنے گاگلز اُتارے تھے اور کچھ لمحے خاموشی سے اس لڑکے کو دیکھا۔ جیسے اس کی معصوم سی بات نے دل کے کسی کونے کو چھوا ہو۔

پھر اُس نے آہستہ سے جیب سے پرس نکالا، چند نوٹ نکالے، اور لڑکے کی طرف بڑھا دیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ رکھ لو... گجرے مجھے نہیں چاہییں، لیکن تمہاری محنت کا احترام ضرور ہے۔"اس کے لہجے میں نرمی تھی۔

"اور پڑھائی کبھی مت چھوڑنا... تمہاری ماں تم پر بہت فخر کرے گی ایک دن۔"وہ مسکرایا تھا۔

لڑکے نے حیرت سے پہلے اسے اور پھر ان نوٹوں کی طرف دیکھا جو وہ اس کی جانب بڑھائے ہوئے تھا۔

"ارے نہیں صاحب... یہ آپ کیا کر رہے ہیں، میں یہ نہیں لے سکتا..!"اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر حماد کے ہاتھ کو پیچھے دھکیلا تھا۔

"لیکن کیوں؟!"وہ حیران ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ اماں کہتی ہیں کہ تھوڑا کما لو لیکن ہمیشہ حلال اور محنت کا کماؤ۔"لڑکا مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔

اس کا جواب سن کر چند لمحے کے لیے جیسے وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہ رہا۔ لڑکے کی خودداری نے اسے گہرا متاثر کیا تھا۔

"اگر تمہاری ماں نے یہ سکھایا ہے تو وہ واقعی بہت عظیم خاتون ہیں۔"اس نے نوٹ واپس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیب میں رکھ لیے اور آہستگی سے مسکرایا۔

"لیکن مجھے یہ بتاؤ میں ان گجروں کا کروں گا کیا؟"اب کہ حماد نے سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"کیا کریں گے.. مطلب؟؟اپنی بیوی کو دیجیے گا نا۔"لڑکا اس کی بے تکی منطق پر حیران ہوا تھا اور نہایت معصومیت سے جیسے اسے مسئلے کا حل بتایا تھا۔

"بیوی..!"وہ زیرِ لب بڑبڑایا پھر نچلا لب دانتوں تلے دبائے معصومیت سے بولا۔

وہ تو نہیں ہے ابھی!"چہرے پر معصومیت کے پیچھے تھوڑی سی مظلومیت بھی چھپی تھی۔

"سچ میں...؟اتنے ہینڈسم تو ہیں آپ!اور پھر بھی ابھی تک شادی نہیں ہوئی ہے؟!"لڑکے نے حیرت سے اسے دیکھا، جیسے واقعی یقین نہ آیا ہو۔

www.novelsclubb.com

حماد اس کی بات پر ہلکا سا مسکرایا، مگر کچھ کہے بغیر نظریں پھیر لیں، اب وہ اسے کیا بتاتا کہ اسے ابھی تک ویسی لڑکی ملی ہی نہیں۔

لڑکا مایوس ہو گیا اور جانے کے لیے پلٹنے لگا۔

"رکو!"اس سے پہلے کہ وہ قدم آگے بڑھاتا حماد نے اسے روکا۔

"جی صاحب!"وہ حیرت سے واپس مڑا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسا کرو مجھے دو گجرے دے دو۔"ہلکی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے وہ جیب سے وائلٹ نکالنے لگا۔

"لیکن صاحب ابھی تو آپ نے کہا کہ آپ کی۔۔"

"بیوی نہیں ہے تو کیا ہوا ماں تو ہے نا۔۔؟!"حماد اس کا جملہ اچکتے ہوئے دلکش انداز میں مسکرایا تھا اور پیسے اس کی جانب بڑھائے۔

"ارے ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔"لڑکے کا چہرہ پل میں خوشی سے کِھل اُٹھا تھا،اس نے جلدی سے دو گجرے حماد کی جانب بڑھائے۔

"کتنے کا ہے؟"اس کی مسکراہٹ دیکھ کر حماد بھی خوش ہوا تھا۔

"پچاس کا ایک"!

www.novelsclubb.com

"لیکن میں تم سے سو میں ایک لوں گا۔"اس نے دو سرخ نوٹ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے گجرے اس سے تھام لیے۔

"لیکن صاحب۔۔"لڑکا متذبذب ہوا۔

"دیکھو بیٹا۔۔۔ میں تمہیں یہ تمہاری محنت کا ہی دے رہا ہوں اور محنت کی قیمت فکس نہیں ہوتی۔رکھ لو اپنی خوشی سے دے رہا ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس سے پہلے کہ وہ احتجاج کرتا حماد نے نہایت نرمی سے اسے سمجھایا تھا اور بات کے آخر میں اس کا گال تھپکا۔

"شکریہ صاحب!" لڑکے نے ممنون نگاہوں سے اسے دیکھا اور نوٹ تھامتے ہوئے اپنی جیب میں ڈال لیے۔ وہ خوش تھا بے انتہا خوش اپنی محنت کے کمائے ہوئے پیسوں سے۔

حماد بھی ایک ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ گاگلز دوبارہ آنکھوں پر لگاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"سنو!" اس سے پہلے کہ لڑکا آگے بڑھتا حماد کچھ سوچتے ہوئے بے ساختہ اسے روک بیٹھا۔

"کیا ہوا صاحب، گجرے اچھے نہیں لگے کیا؟" لڑکے نے پلٹتے ہوئے محتاط انداز میں پوچھا۔

"نہیں وہ... ایسی بات نہیں ہے۔" حماد نے نظریں چرائیں۔

"تو پھر؟" اس کی آنکھوں میں اچھنبا ابھرا۔

www.novelsclubb.com

"وہ میں... ایسا کرو دو اور دے دو۔" حماد پہلے تو تھوڑا جھجھکا پھر اس نے مسکراتے ہوئے بات مکمل کی۔

"دو اور؟! لیکن کس لیے؟" لڑکا ابھی بھی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

حماد نے بے اختیار گہرا سانس لیا۔

"یار بیوی کو دوں گا نا..." اب کی بار اس نے بے بسی سے کہہ ہی دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن آپ نے ابھی تو کہا کہ"...

"یار کتنے سوال کرتے ہو تم! دے دونا... جب وہ آئے گی تب دوں گا نا۔"

لڑکے کی بات کاٹتے ہوئے اس نے اسے سمجھانے کی آخری کوشش کی تھی، لڑکے نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا جیسے سوچ رہا ہو کیا یہ گجرے تب تک سلامت رہیں گے؟

"ہاں جانتا ہوں یہ تب تک بہت مرجھا جائیں گے اور سیاہ بھی ہو جائیں شاید لیکن مجھے پھر بھی خریدنے ہیں۔ (کم از کم میں اسے یہ تو بتا سکوں گا نا کہ مجھے اس کے لیے تحفہ لینے کا موقع ملا تھا اور میں نے اسے بالکل ضائع نہیں کیا تھا)" حماد اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اس کی اندر کی سوچ پڑھ چکا تھا۔ لیکن آخری بات اس نے دل میں کہی تھی۔

"یہ لیں۔" حماد کی باتیں اس کے سر پر سے گزری تھیں لیکن پھر بھی اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتے ہوئے دو گجرے اور اس کی جانب بڑھا دیے۔ حماد نے مزید دو سُرخ نوٹ اس کی جانب بڑھائے۔ لڑکا اتنے میں ہی خوش ہو گیا تھا۔ اسے کیا وہ جتنے بھی گجرے لے، اس کے لیے تو اچھا تھا نا۔

"بہت بہت شکریہ صاحب! اللہ آپ کو حسین اور خوبصورت بیوی کے ساتھ ساتھ نیک اور پارسا بیوی بھی دے، بالکل ویسی جیسی آپ چاہتے ہیں۔" لڑکا انجانے میں اسے اسی کے دل کی دعائیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دے گیا تھا۔

حماد نے مسکرا کر آمین کہا تھا اور گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے گھر کی جانب گھما دی۔

گھر آتے ہی اس نے سامان ملازمہ کو دیا اور گجروں والا لفافہ لیے خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند کیا، پھر ڈریسنگ روم میں جا کر وارڈروب کھولا، وارڈروب کے اس سیکشن (خانے) سے، جہاں وہ اپنی گھڑیاں اور دیگر چھوٹی ذاتی اشیاء (جیسے کف لنکس وغیرہ) ترتیب سے رکھتا تھا، ایک خالی باکس نکالا پھر لفافے میں سے دو گجرے نکال کر احتیاط سے اس خالی باکس میں رکھ دیے۔

"اب تمہیں وقت آنے پر ہی کھولوں گا" اس نے مسکراتی نگاہ ان گجروں پر ڈالی پھر باکس بند کر کے واپس وہیں رکھ دیا۔ وارڈروب بند کرتے ہی اس کی انگلی بے ساختہ گردن کی پشت پر گئی، وہ خجل سا ہوا۔ نجانے اس نے یہ حرکت کیوں کی؟ سر جھٹکتے ہوئے وہ باقی کے دو گجرے لیے ماما کے کمرے کی جانب بڑھ گیا، اسے ابھی نماز پڑھنے بھی جانا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

روبی کو گئے پورا ایک ہفتہ گزر چکا تھا، اور اس ایک ہفتے نے جیسے ساجدہ تائی کے اصل رنگ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بے دھڑک عیاں کر دیے تھے۔ اب وہ رفتہ رفتہ، مگر بڑے چالاکی بھرے سلیقے سے اریحہ سے گھر کے چھوٹے موٹے کام کروانے لگی تھیں، ایسے انداز میں کہ نہ تو اریحہ کو بوجھ کا احساس ہو اور نہ ہی کسی زبردستی کی بُو آئے۔ بلکہ اپنے لہجے، نظروں اور سلوک سے یوں ظاہر کرتیں جیسے سب کچھ اس کے اپنے بھلے کے لیے ہو۔ وہ بارہا یہی کہتیں کہ اگر اریحہ مصروف رہے گی تو غم کا بوجھ ہلکا ہو گا، دھیان بٹے گا، اور وہ پہلے والی خوش مزاج، روشن چہرہ اریحہ بن جائے گی۔

اریحہ بھی شاید یہی چاہتی تھی، یا پھر وہ سادگی سے تائی کی ان باتوں میں خلوص تلاش کرنے لگی تھی۔ اسے کیا خبر تھی کہ یہ نرمی، یہ ہمدردی، فقط ایک خوش فہمی ہے... ایک جال، جس میں وہ آہستہ آہستہ الجھتی جا رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

روبی کی موجودگی میں جب اس نے تائی کو اپنی ہاؤس جاب کی خواہش کے بارے میں بتایا تھا، تو تائی نے مسکرا کر، بے حد خوش دلی سے جواب دیا تھا،

"ہاں ہاں، کیوں نہیں... تم جو چاہو کرو، بیٹا"!

مگر حقیقت یہ تھی کہ اریحہ نے ان سے اجازت مانگی ہی کب تھی؟ اس نے تو محض اطلاع دی تھی، ایک خواب کی بازگشت سنائی تھی، جس کا اس کے دل میں بچپن سے بسیرا تھا۔ وہ ڈاکٹر بننے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے خواب سے کسی حال میں پیچھے نہیں ہٹنا چاہتی تھی۔

اب جب روبی جا چکی تھی، تو گھر میں رہنے والے چہروں کے معنی بھی بدلنے لگے تھے۔ منال کے لہجے میں چھپے طنز، تائی جان کے میٹھے الفاظ میں گھلی کسی انجانی تلخی کی پرچھائیاں، سب کچھ اسے اندر ہی اندر کچوکے لگانے لگا تھا۔

وہ اب دن بھر گھر کے کاموں میں مصروف رہتی، اور پھر تھکی ہاری اپنے کمرے میں بند ہو جاتی۔ دل نہیں کرتا تھا باہر نکلنے کو، ان کے درمیان بیٹھنے کو۔ پتہ نہیں کیوں؟ شاید وہ تنہا رہنا چاہتی تھی یا شاید کسی کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

لیکن آج! آج کا دن کچھ الگ تھا۔

کل رات تایا جان بھی بیگ ہاؤس آ گئے تھے، اور جانے کیوں، آج اریحہ نے اپنے کمرے سے نکلنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے ذہن میں کوئی بات تھی... کوئی اہم بات... جو وہ تایا جان سے کرنا چاہتی تھی۔ ایک امید، ایک سہارا... شاید اسے لگتا تھا کہ اب وہ اپنی بورنگ زندگی کو مزید بور نہیں گزارے گی۔ ہاں وہ ہرگز فارغ زندگی نہیں گزارنا چاہتی تھی، وہ ان گھر کے کاموں کے لیے تو نہیں بنی تھی نا۔

اسی سوچ کے ساتھ اریحہ آہستہ قدموں سے لاؤنج کی جانب بڑھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صبح کی خاموشی میں گھلا ہوا وہ کمرشل بریک، جو ٹی وی اسکرین پر زور و شور سے چل رہا تھا، فضا میں ایک عجیب سا شور بھر رہا تھا۔

سامنے صوفے پر، ساجدہ بیگم پوری طمانیت اور کروفر سے بیٹھی تھیں۔

ان کی گود میں ایک کشادہ سی پلیٹ دھری تھی، جس میں مختلف پھلوں کے قتلے ترتیب سے رکھے تھے، کچھ کاٹ کر وہ خود کھا چکی تھیں، باقی ابھی ان کی چھری کی نوک سے گزرنے کے انتظار میں تھے۔

ٹی وی پر چلنے والا کوئی فیملی شو ان کے چہرے پر ہلکی سی دل چسپی بکھیر رہا تھا، جیسے دنیا کی کوئی فکر نہ ہو۔

اریحہ نے متلاشی نگاہوں سے اِدھر اُدھر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ کچھ جھجکتے ہوئے آگے بڑھی۔

"تائی جان... تایا جان کہاں ہیں؟" اس نے دھیمی مگر واضح آواز میں پوچھا۔

ساجدہ تائی نے چھری روک کر، گویا زبردستی نظریں اس کی سمت اٹھائیں۔ چہرے پر ناگواری کی پرچھائیں لہریں لینے لگیں۔

"کیوں؟ تمہیں کیا کہنا ہے اپنے تایا سے؟" ان کا لہجہ لاپروا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اریحہ نے ایک نظر تائی کے چہرے کی طرف ڈالی پھر کہنا شروع کیا۔

"تائی جان... مجھے تایا جان سے بابا کے بزنس کے متعلق بات کرنی ہے۔"

اس کے لہجے میں سکون تھا۔

یہ سنتے ہی ساجدہ تائی کے چہرے کا رنگ جیسے بدل گیا، چھری کی حرکت رک گئی۔ وہ جو ابھی تک لاتعلقی کے انداز میں بیٹھی تھیں، اچانک چوکنا ہو گئیں۔

"تمہارے تایا سنبھال تو رہے ہیں سب کچھ، پھر تجھے کیا ضرورت پڑی ہے؟"

لہجہ تنک تھا۔ جیسے کوئی ناپسندیدہ بات ان کے سکون کو روند گئی ہو۔،

"تائی جان، میں چاہتی ہوں کہ اپنی ہاؤس جاب کے ساتھ ساتھ میں بھی تایا جان کے ساتھ بابا کا بزنس دیکھوں۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

بس اتنا سننا تھا کہ ساجدہ تائی جیسے غصے سے بھڑک اٹھیں۔

پلک جھپکتے ہی وہ چھری پلیٹ میں پٹختے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"دیکھو لڑکی! اگر اس گھر میں رہنا ہے، تو میری مرضی سے رہنا ہو گا!" وہ سرد لہجے میں بولیں۔

اریحہ تو ان کی تیز "ٹون" پر دنگ رہ گئی، آج تائی کے تیور بدلے ہوئے لگ رہے تھے، ان کا اندازِ گفتگو اس کے لیے بالکل غیر شناسا تھا۔ وہ چند لمحے تو انہیں دیکھتی رہی پھر قدرے ٹھہر کر،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نرمی سے مگر جتاتے ہوئے بولی۔

"تائی جان... شاید آپ بھول رہی ہیں، یہ میرا گھر ہے۔"

اس کی بات سن کر کچھ پل کے لیے تو جیسے ساجدہ تائی کی زبان حیرت سے گنگ ہو گئی پھر اچانک ہی وہ ایک جاندار قہقہہ لگاتی ہوئی ہنسیں، لیکن اس قہقہے میں ٹھنڈی طنزیہ ہنسی تھی۔ جس میں تحقیر چھپی تھی، اور اک زہر سا بھی۔

اریحہ تو شاک سی انہیں دیکھنے لگی یہ آخر آج تائی جان کو ہوا کیا تھا؟ وہ ان کا یہ روپ پہلی مرتبہ دیکھ رہی تھی۔

"تمہارا گھر؟؟" تمہارا پر زور دیتے ہوئے وہ ایک بار پھر طنزیہ ہنسی تھیں، جیسے اس کا مذاق اڑایا گیا ہو۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا گھر تھا بی بی، لیکن اب یہ 'میرا' گھر ہے"!

وہ زہر خند لہجے میں بولیں۔

یہ الفاظ نہیں تھے بجلی کی کڑک تھی جو اس پر گری تھی، اریحہ کے قدموں تلے سے جیسے زمین کھسک گئی۔ پلکیں ساکت، سانسیں تھمی ہوئی.. وہ جیسے الفاظ کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو، لیکن سمجھنے سے انکاری ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تائی اماں... ی یہ... آپ کیا کہہ رہی ہیں؟"

اس کی آواز میں لرزش تھی، آنکھوں میں بے یقینی۔

وہ ان چہروں کو تکنے لگی جنہیں اس نے ہمیشہ اپنوں کے روپ میں جانا تھا۔

ساجدہ تائی نے ایک نگاہ اریحہ پر ڈالی، پھر منال کی طرف اشارہ کیا، جو قریب ہی کھڑی تھی۔

منال فوراً پلٹی اور چند لمحوں بعد کچھ کاغذات لے کر آئی، جو اُس نے اپنی ماں کو تھما دیے۔

ساجدہ تائی نے وہ فائل اریحہ کی طرف بڑھاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا:

"مجھے معلوم تھا تم یقین نہیں کرو گی... یہ لو، پڑھ لو! اور تسلی کر لو کہ یہ گھر، یہ محل میرا، صرف اور صرف میرا ہے۔"

چاروں طرف دیکھتے ہوئے "میرا" پر ان کے لبوں کا زور اور آنکھوں کا تکبر... جیسے جیت کا اعلان تھا۔

اریحہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے کاغذات تھامے، اور ان کاغذات کو پڑھتے ہی جیسے دل کی دھڑکنیں بے ربط ہوئی تھیں، آنکھیں سطریں سمجھنے کی کوشش کرتی رہیں، لیکن دماغ کچھ بھی قبول کرنے سے قاصر رہا۔

اور پھر... چند لمحے میں تائی کا چہرہ بدل گیا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ چہرہ جسے برسوں سے وہ ماں جیسا مانتی آئی تھی، آج بالکل اجنبی لگنے لگا۔

جیسے وہ کبھی اپنا تھا ہی نہیں۔

تائی مسکراتے ہوئے اس دن کا منظر یاد کرنے لگیں جب یہ خزانہ ان کے ہاتھ لگا تھا۔(یہ انہی دنوں کی بات ہے جب روبی بیگ ہاؤس میں موجود تھی۔ایک دن جب روبی اریحہ کے ساتھ کمرے میں تھی، تب اچانک دروازے کی گھنٹی بجی تو کسی ملازمہ کی بجائے اتفاقاً اس دن تائی نے خود دروازہ کھولا۔سامنے ہی ایک کوریئر کمپنی کا لڑکا ہاتھ میں ایک فائل تھامے ہوئے کھڑا تھا۔

"بولو کیا کام ہے؟"تائی نے اس لڑکے کا سر تا پاؤں جائزہ لینے کے بعد ناگوار انداز میں پوچھا۔

"میم!اریحہ میڈم سے ملنا ہے کیا آپ پلیز انہیں بلا دیں گی؟"لڑکا شائستگی سے بولا۔اریحہ کا سن کر تائی کے کان کھڑے ہو گئے اور فوراً ہی محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھا پھر دروازے سے تھوڑا باہر کی طرف اس لڑکے کی جانب جھکتے ہوئے پوچھا۔

"اریحہ میڈم کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔تمہیں کیا کام ہے ان سے؟میں اس کی تائی ہوں مجھے بتا دو۔"تائی نے آواز کو قدرے دھیما رکھتے ہوئے رازدارانہ انداز سے کہا۔

"سوری میم!میں آپ کو نہیں بتا سکتا آپ پلیز اریحہ میم کو بلا دیں۔"لڑکے نے نہایت مؤدب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انداز میں معذرت کی تھی لیکن اس کی بات سن کر تائی کے تو تن بدن میں جیسے آگ لگ گئی۔

"اے لڑکے! تجھے عزت راس نہیں آتی کیا؟ چپ چاپ بول کیا کام ہے ورنہ دروازہ بند کر رہی ہوں۔" تائی ایک دم ہی غصے میں آتے ہوئے خالص لڑاکا عورتوں کی طرح (جو کہ وہ تھیں) تڑخ کر بولیں۔

ان کا یہ انداز دیکھ کر لڑکا تو ایک دم بھو کلا گیا۔

"سوری میم! وہ مجھے یہ فائل مس اریحہ کو دینی تھی۔" لڑکے نے پیشانی سے پسینہ صاف کرتے ہوئے فائل تائی کی جانب بڑھائی۔

"کیا ہے اس فائل میں؟" فائل کو دیکھتے ہوئے تائی نے مشکوک انداز میں پوچھا۔

"میم، مسٹر رضوان بیگ نے مرنے سے قبل یہ گھر اپنی اکلوتی بیٹی یعنی "اریحہ رضوان بیگ" کے نام کر دیا تھا! اسی کے کاغذات ہیں جو ان کے وکیل صاحب نے بھیجے ہیں کہ انہیں ان کے اصل حقدار تک پہنچا دیا جائے۔"

لڑکے نے بڑے آرام سے جیسے تائی کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

اس کی بات سن کر تائی تو ششدر رہ گئیں۔ وہ کچھ لمحے جیسے کچھ بولنے کے قابل ہی نہ رہیں۔

"بڑا چالاک نکلا یہ رضوان!" وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوئیں پھر ایک نظر سامنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھڑے لڑکے کو دیکھا جو یک ٹک تائی کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے، میں دے دوں گی یہ فائل اریحہ کو، اب تم جاؤ۔ تائی نے دروازہ بند کرتے ہوئے اس لڑکے کو فارغ کرنا چاہا کہیں وہ روبی ہی نہ ٹپک جائے۔

"آ.. میم ؟!.. ایک منٹ، یہاں آپ کے سائن چاہیے ہوں گے پلیز !"اس سے پہلے کہ تائی دروازہ اس کے منہ پر مارتیں لڑکے نے فوراً ہی اپنی جیب میں سے پین نکالتے ہوئے کلپ بورڈ پر لگا ہوا ایک کاغذ ان کی جانب بڑھایا۔

تائی نے ایک کڑوی نگاہ اس پر ڈالی اور پھر وہ کلپ بورڈ تقریباً اس سے جھپٹتے ہوئے پیپر پر جلدی سے دستخط کیے اور فوراً اسے تھماتے ہوئے اس کا اگلا کوئی بھی لفظ کہنے سے پہلے دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"چپکو کہیں کا... ہونہہ !"وہ نخوت سے مڑیں اور اس نیلی فائل کو اپنی شال میں چھپاتے ہوئے چور نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے دبے قدموں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔

کمرے میں آ کر، فائل اپنی الماری میں چھپا کر، وہ کچھ دیر سوچتی رہیں پھر ایک لائحہ عمل تیار کرنے کے بعد اپنے شوہر کو کال ملائی اور آگے کی کاروائی بتائی۔ پیپرز تیار ہونے کے بعد تائی نے بڑی چالاکی سے روبی کی آنکھوں میں بھی دھول جھونکتے ہوئے، اور اریحہ کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معصومیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسی کا گھر اپنے نام کروالیا۔اور (تائی کی نظر میں) آج ان کی محنت کا صلہ ان کے سامنے تھا(

"آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں، تائی جان؟"!

کچھ لمحے شاک کی کیفیت میں رہنے کے بعد اریحہ جیسے ایک دم کسی خواب سے جاگی تھی۔اس کی آواز میں اذیت تھی، چیخ تھی، بے بسی تھی، یقین ٹوٹنے کا زخم تھا۔

لیکن اس کے اتنا بلند بولنے پر اس سے پہلے کہ تائی کچھ کہتیں،

اچانک ایک سایہ اس کے پیچھے سے نمودار ہوا جو نجانے کب خاموشی سے اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا۔

وہ محمود بیگ تھے۔ سرخ آنکھیں، گھنی مونچھوں کے تلے غصے سے کسے ہوئے جبڑے اور خطرناک حد تک بپھرا ہوا چہرہ!اور اگلے ہی لمحے... انہوں نے ایک جھٹکے سے اریحہ کو بالوں سے پکڑ کر پیچھے کی جانب گھسیٹا۔

"تیری یہ جُرأت؟!... چٹاخ..!!"اگلے ہی پل ان کا بھاری اور کھردرا ہاتھ اریحہ کے نازک گال پر سرخ نشان کی چھاپ چھوڑ چکا تھا،وہ بری طرح لڑکھڑائی تھی۔ان کی گرجتی آواز کے ساتھ ساتھ ایک معصوم پر ظلم کے آغاز کی آواز بھی پورے ہال میں گونجی تھی۔اس معصوم

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جان کے ساتھ ایسا سلوک دیکھ کر اس سفید محل کے در و دیوار بھی لرز اٹھے تھے۔ جس نازک دل لڑکی سے کبھی اس کے اپنے ماں باپ نے بھی اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی، آج اسی کے گال پر ظلم کی ایک داستان رقم ہوئی تھی۔ ایسی کہ دیواروں پر صرف تھپڑ کی گونج کی بازگشت نہ تھی بلکہ اریحہ کے وجود کا بھرم بھی ٹوٹا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ اپنے بائیں رخسار پر رکھے بے یقینی سے اپنے عزیز جان تایا کو دیکھا۔

اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں اور روح کانپ رہی تھی۔

"تمہاری یہ مجال کہ تم اپنی تائی کے آگے زبان چلاو؟"

ان کا ہر لفظ آگ اگل رہا تھا۔

"تم نے سنا نہیں؟ یہ گھر اب تمہارا نہیں، "ہمارا" ہے"!

ایک لمحے کو کمرے میں گھٹن سی چھا گئی۔

تائی اور منال سامنے ہی سکون سے کھڑی تھیں، جیسے یہ منظر ان کے دلوں کو راحت دے رہا ہو۔ چاہتوں کی جگہ زہر نے لے لی تھی۔

آج سچائی کا دن تھا...

آج چہروں کے بے نقاب ہونے کا دن تھا...

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج اپنوں کی بھیانک حقیقتیں سامنے آنے کا دن تھا...

یہ اس کے وہی تایا جان تھے، جو کبھی اس کی ننھی سی انگلی تھام کر منال اور فواد (منال کا بھائی) کو نظر انداز کیے اسے اس کی پسندیدہ چیزیں کھلانے لے جایا کرتے تھے۔

اس کا وجود لمحوں میں ریزہ ریزہ ہوا تھا۔ صدمہ شدید اور ناقابلِ برداشت تھا۔

اس نے لرزتے قدموں سے ایک آخری نظر اِن سب پر ڈالی۔

تایا کا بپھرا ہوا چہرہ، تائی کے ہونٹوں پر جیت بھری زہر خند مسکراہٹ،

اور منال کی آنکھوں میں چھپی ہوئی نفرت... سب کچھ جیسے دھندلا گیا۔

پلکوں پر سجے آنسو جیسے زمین کی طرف کھنچے چلے جا رہے تھے۔

پھر وہ اچانک پلٹی... دوپٹہ شانے سے پھسلا، قدم لڑکھڑائے،

اور وہ اپنے کمرے کی طرف بھاگتی چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

دروازہ بند کرتے ہی جیسے اس کی ہچکیاں بند کمرے میں قید ہو گئیں۔ اس کی سانسیں بے ترتیب ہو رہی تھیں، اور دل... بس ایک ہی سوال میں الجھا تھا: "کیا یہ سب خواب تھا... یا حقیقت؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ پتھرائے چہرے کے ساتھ وہیں دروازے سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ کپکپاتے وجود میں جیسے جان ہی باقی نہ رہی تھی۔

اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر لیکن خاموش تھا۔ جیسے آج ہوئے انکشافات نے اسے کچھ بولنے کے قابل ہی نہ چھوڑا تھا۔ بال چہرے پر چپکے ہوئے تھے۔ وہ لمحہ لمحہ اپنی ٹوٹتی ہوئی ذات کے ساتھ بکھر رہی تھی۔

پھر اچانک ہی وہ چہرہ گھٹنوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، ایسا رونا... جو برسوں سے اندر جمع دکھ کا پہلا ریلا ہو۔

ایسا رونا... جو ماں کی گود، اور باپ کی پناہ کو پکار رہا ہو۔

اس کی سسکیاں دھیمی نہیں تھیں، وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی، بے قابو بے آواز چیخوں کے ساتھ، اس کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔ ہاں، جنہیں وہ آج تک اپنا سمجھتی آئی تھی آج انہی کے ڈر سے اس کا وجود لرز رہا تھا۔

آج پہلی بار ماں باپ کے جانے کا غم یوں اتر کر آیا تھا۔

آج پہلی بار وہ واقعی اکیلی ہوئی تھی۔ اتنا تو وہ تب بھی نہیں روئی تھی جب روبی نے اسے اس کے ماں باپ کے مرنے کا یقین دلایا تھا۔ ہاں، آج پہلی بار اسے یقین آگیا تھا کہ واقعی... اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے ماں باپ مر چکے ہیں!!

)ماں باپ اپنے بچوں کے لیے گھنے اور سایہ دار درختوں کی مانند ہوتے ہیں جب تک وہ سایہ سر پر رہتا ہے دنیا کی تپش چھو تک نہیں سکتی مگر جس دن وہ سایہ اٹھ جائے نا... اس دن لوگ تمہیں صرف تنہا نہیں کرتے.. تمہیں نوچنے، روندنے اور توڑنے کے لیے تیار کھڑے ہوتے ہیں۔(

پھر...

ایک لمحے کو جیسے کچھ کھنچا ہو، کچھ رکا ہو،

وہ بے اختیار اپنا بھیگا چہرہ اٹھا کر سامنے دیکھنے لگی۔

سامنے ہی سٹڈی ٹیبل والی دیوار پر ٹنگی ہوئی وہ تصویر...

www.novelsclubb.com

"ماما...بابا..."اس کے لب بے اختیار ہلے تھے۔

ان کی وہی مسکراہٹ... جس میں کبھی اسے سکون ملتا تھا۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور اس تصویر کے سامنے جا کھڑی ہوئی...

اور بلک بلک کر، کپکپاتی آواز میں پکارنے لگی:

"ماما...بابا..."وہ ایک بار پھر ہچکیاں لینے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماما...بابا..."بار بار یہی الفاظ دہراتے ہوئے اس کی آواز آہستہ آہستہ تیز ہوتی گئی اور پھر چیخوں میں بدل گئی۔

"ماما...بابا..." اس کی چیخوں کا شور اس کے اندر کی حالت بیان کر رہا تھا۔

"کیوں؟؟...کیوں گئے، چھوڑ کر مجھے؟؟"

"آپ کو پتا بھی ہے آپ کی بیٹی کن لوگوں میں پھنس گئی ہے؟"

"آپ کو اندازہ بھی ہے کہ اس وقت مجھ پر کیا گزر رہی ہے اور نجانے آگے کیا کیا گزرے گی۔میں..میں کیسے زندگی گزاروں گی؟

دونوں ہاتھوں سے تصویر کے فریم کو تھام کر وہ وہیں میز کے پاس گھٹنوں کے بل گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئی۔اس کی آواز میں،اس کے انداز میں بے بسی ہی بے بسی تھی۔

"کیسے جا سکتے ہیں آپ مجھے ان کے درمیان چھوڑ کر؟اتنی ظالم،اتنی بے رحم دنیا میں...؟ کیسے؟؟"وہ چیخی تھی۔

آنسو اس کی ٹھوڑی سے ٹپک کر رضوان بیگ اور خدیجہ بیگم کے مسکراتے چہروں پر گرنے لگے۔

آج وہ کسی سے شکایت نہیں کر رہی تھی...

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج وہ صرف اپنے ماں باپ کو جھنجھوڑ رہی تھی...

ان سے سوال کر رہی تھی...

ان کی بیٹی...

جو واقعی اب اکیلی رہ گئی تھی۔

"اللہ"!....

جب تصویر میں مسکراتے چہروں نے بھی جواب نہ دیا تو ہچکیاں لیتے ہوئے اچانک اس کے لبوں سے ایک دھیما سا لفظ نکلا، جیسے کسی نے دل کے اندھیرے کمرے میں روشنی کی ایک مدھم کرن چھوڑ دی ہو۔

وہ چونک گئی، پل بھر کے لیے سانسیں تھم گئیں۔ آنکھوں میں حیرت اُتری، جیسے اسے خود یقین نہ آیا ہو کہ وہ دل جو برسوں سے رب کو بھولا بیٹھا تھا، آج بے اختیار اسی کی دہائی کیسے دے گیا؟

"اللہ!" اب کی بار اس کے لب بے آواز ہلے تھے۔

اس نے آستین سے اپنے آنسو پونچھے۔ دل میں ایک انجانی سی کسک اُٹھی، جیسے رب نے اسے سُن لیا ہو۔ جیسے.. جیسے وہ اب بھی تنہا نہیں رہی ہو، ہاں، وہ تنہا نہیں تھی۔ وہ تنہائی، جو ساجدہ تائی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے زخموں، تایا کے طمانچے، اور ماں باپ کی جدائی نے اُسے دے رکھی تھی، وہ اب ایک محبت بھری پکار بن گئی تھی جو رب کی طرف سے اُتری تھی۔

اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

پہلی بار اسے کسی ذات کی موجودگی کا اتنی شدت سے احساس ہوا تھا۔

پہلی بار اس کے اندر رب سے لو لگانے کی آرزو جاگی تھی۔

"اللہ..." اور اب کی بار وہ اپنے رب کو پکارتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ کیا کچھ نہیں تھا اس کی آہ و زاری میں؟

شرمندگی... ندامت...

اسے کبھی نہ پکارنے کا غم...

اس کی بندی ہونے کی خوشی...

اور یہ سکون کہ وہ رب انسانوں کی طرح بے رخی نہیں دکھاتا۔

"اللہ... مجھے معاف کر دیں۔" ایک بار پھر وہ ہچکیوں میں ڈوب کر بولی، اس کے دل نے لبوں سے زیادہ بلند آواز میں پکارا۔ معافی مانگنے کے علاوہ الفاظ جیسے ختم ہو گئے تھے۔ وہ لڑکی جو ہمیشہ خود کو مضبوط ظاہر کرتی تھی آج مکمل ٹوٹ چکی تھی۔ سجدے کے بغیر بھی وہ اپنی ٹوٹی ہوئی انا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے ساتھ مکمل جھک چکی تھی اس ذات کے آگے جو کبھی اسے بھولا ہی نہ تھا، بھول تو وہ خود گئی تھی۔

...اور پھر کچھ پل بعد جیسے سکون سا چھا گیا تھا۔

ساکت لمحوں میں کوئی عجیب سی نرمی گھلنے لگی تھی،

ایسی نرمی، جو رب کی قربت کی خاموش دلیل بن جائے۔

اس نے کانپتے وجود کے ساتھ آہستہ سے خود کو فرش پر گرا دیا۔

ماتھا زمین سے جا لگا...

نہ کوئی دعا یاد تھی، نہ کوئی لفظ۔

بس ایک ٹوٹی ہوئی ہچکی تھی، اور نم آنکھوں سے گِری ہوئی سجدہ ریز خاموشی۔

وہ کچھ نہیں بولی..

لیکن اس کی ہر سسکی، ہر آنسو، ہر کپکپی رب سے بات کر رہی تھی۔

سکون صرف ماحول میں نہیں، بلکہ اس کے اندر اُتر رہا تھا..

ایک خاموش گواہی کی صورت میں،

جیسے کوئی کہہ رہا ہو:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اللہ تمہارے ساتھ ہے اور ہمیشہ رہے گا...

تمہارا رب تمہارے لیے کافی ہے...

وہ تمہیں کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا"...

انسان کو خوشیاں اس طرح رب کے قریب نہیں لاتیں جس طرح غم لے آتے ہیں،اور جو غم رب کے در تک پہنچا دیں وہ کسی نعمت سے کم نہیں ہوتے۔

ماں باپ کی جدائی کا غم اور اس کی قابلِ رحم تنہائی اسے رب کے قریب لے آئی تھی،اور یہ اس کی زندگی کا دوسرا ٹرننگ پوائنٹ تھا۔نور کی آشنائی کے سفر کا آغاز ہو چکا تھا!...

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com